

امام حسن علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کے مانند کیوں قیام نہیں کیا؟

<?xml encoding="UTF-8">



سوال

امام حسن علیہ السلام بنی امیہ کے خلاف قیام کر سکتے تھے ، لیکن انہوں نے کیوں ایسا نہیں کیا ؟ اور جس امام نے قیام کیا وہ صرف امام حسین علیہ السلام تھے ، قیام کے سلسلہ میں امام حسین علیہ السلام کے دلائل کیا تھے ؟ ایک مختصر

ہر تاریخی واقعہ کو اس زمانہ کے سیاسی حالات کے پیش نظر جانچنا چاہئے۔ امام حسن علیہ السلام نے حکومت کو ہاتھ میں لینے کے بعد جو سب سے پہلا کام انجام دیا، وہ معاویہ کی لشکر کشی اور خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک فوج کو آمادہ کرنا تھا۔ لیکن آپ (ع) نے معاشرہ کے حالات ، عالم اسلام کے مسائل کو ہر اعتبار سے جانچنے اور معاویہ کے مقابلے میں اپنی حکومت کی عسکری طاقت کے پیش نظر صلح کرنے کا فیصلہ کیا اور جنگ کو جاری رکھنے سے پرہیز کیا ، کیونکہ ان حالات میں جنگ کو جاری رکھنا مصلحت کے خلاف تھا۔

تاریخ گواہ ہے کہ اولاً: امام حسن علیہ السلام مخلص دوستوں اور کمانڈروں کے فقدان کی وجہ سے ، معاویہ اور اس کے ساتھیوں پر عسکری فتح پانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ ثانیاً : ان حالات میں معاویہ کے ساتھ جنگ کرنا عالم اسلام کے فائدہ میں نہیں تھا۔ ثالثاً: معاویہ کے ساتھ امام حسن علیہ السلام کی جنگ اور اس جنگ میں امام حسن علیہ السلام کا قتل ہونا مسلمانوں کے مرکز خلافت کی شکست کے مترادف تھا۔

لیکن امام حسین علیہ السلام کا زمانہ اور حالات اس سے بالکل مختلف تھے۔ کیونکہ اس مدت کے دوران لوگ بنی امیہ کے ظلم و ستم سے تنگ آچکے تھے اور امام حسین علیہ السلام کی بیعت کرنا چاہتے تھے اور شہر کو فوج کو مت تشکیل دینے کے لئے آمادہ تھا، اس کے علاوہ امام حسین علیہ السلام کے مقابلے میں یزید تھا، جو احکام و آداب اسلامی میں سے کسی ایک کا بھی پابند نہیں تھا اور امام (ع) کی طرف سے اس کی بیعت کرنا ظلم و ستم اور فسق و فجور کی تائید کرنے اور اسلام کی نابودی کے مترادف تھا۔

اس لئے، امام حسن علیہ السلام کی صلح اور امام حسین علیہ السلام کا قیام دو تاریخی واقعات ہیں اور ان دونوں واقعات میں سے ہر ایک کو اس سے مربوط زمانہ کے سیاسی حالات کے پیش نظر جانچنا چاہیئے۔ ہماری نظر میں یہ دونوں امام ، معصوم اور بھول چوک سے پاک و منزہ ہیں اور اگر امام حسین علیہ السلام

حضرت امام علی علیہ السلام کے جانشین کی حیثیت سے امامت کے عہدہ پر فائز ہو تے ، تو آپ (ع) بھی وہی کام انجام دیتے جسے آپ (ع) کے بھائی حضرت امام حسن علیہ السلام نے انجام دیا۔

تفصیلی جوابات

بنیادی طور پر اسلام، رحمت، صلح و امنیت کا دین ہے، تاریخ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی زندگی اور سیرت انہی معنی کو بیان کرتی ہے ، مگر یہ کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار علیہم السلام بعض مواقع پر جنگ کرنے پر مجبور ہو تے تھے اور یہ جنگیں بھی دفاعی پہلو کے حامل تھیں۔ امام حسن علیہ السلام جب خلافت پر فائز ہوئے ، تو آپ (ع) معاویہ کی طرف سے مخالفت اور لشکر کشی سے دو چار ہوئے ، اس لئے آپ (ع) نے بھی ایک فوج کو آمادہ کیا تا کہ دفاع کریں اور مقابلہ پر آئیں ۔ لیکن اس جنگ کو جاری رکھنے میں کچھ ایسے حالات رونما ہوئے ، جن کی وجہ سے امام حسن علیہ السلام ایک دوسری صورت میں دفاع کرنے پر مجبور ہوئے۔ [1] امام حسن علیہ السلام کی صلح اور امام حسین علیہ السلام کے قیام کے بارے میں کہنا چاہئے کہ: یہ تاریخ کے دو الگ واقعات ہیں جو اپنے زمانہ کے سیاسی و اجتماعی حالات کے معلول ہیاور ان دو واقعات کو ان سے مر بوط زمانہ کے حالات کے پیش نظر جانچنا چاہئے۔

ہمارے اعتقاد کے مطابق امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ، دونوں معصوم اور ہر قسم کے سہو و خطا سے پاک و منزہ ہیں۔ ان دو بزرگوں کی صلح و قیام کا راز ان کے زمانہ سے مر بوط سیاسی و اجتماعی حالات کے مختلف ہو نے میں مضمر ہے، کہ ہم ذیل میں ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

۱- جو کچھ تاریخ سے یقینی طور پر معلوم ہو تا ہے ، وہ یہ ہے کہ معاویہ ایک مکار اور حیلہ ساز شخص تھا، وہ اسلامی احکام کا بظاہر کسی حد تک خیال کرتا تھا ۔ اس کے بر عکس ، یزید نہ صرف ، اپنے باپ کے مانند، اپنی طینت میں اسلام سے دشمنی رکھتا تھا ، بلکہ اس دشمنی کا کھلم کھلا اظہار بھی کرتا تھا اور اسلام کے مقدسات میں سے کسی ایک کا بھی پابند نہیں تھا۔ [2] یہی وجہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے معاویہ کی زندگی میں ، اہل عراق کی طرف سے معاویہ کے خلاف قیام کرنے کے خطوط ملنے کے باوجود بھی قیام نہیں کیا اور فرمایا: " آج قیام کا دن نہیں ہے ، خدا آپ لوگوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے جب تک معاویہ زندہ ہے کوئی کام انجام نہ دینا بلکہ اپنے گھروں میں چھپے رہنا۔ " [3]

۲- خوارج کے وجود میں آنے ، مخلص اور جاں نثار [4] دوستوں اور کمانڈروں کے فقدان اور اندرونی خلفشار کی وجہ سے امام حسن علیہ السلام کی عسکری طاقت کمزور پڑ گئی تھی ، اس کے علاوہ لوگوں کی طرف سے معاویہ کے ساتھ جنگ میں لوگوں کا لیت و لعل کرنا [5] امام حسن علیہ السلام کی صلح کے اسباب ہیں ۔ اس سلسلہ میں آپ (ع) خود فرماتے ہیں: " میں نے دیکھا کہ اکثر لوگ صلح چاہتے تھے اور جنگ سے بیزار اور متنفر تھے، میں یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ انہیں ایسے کام کو انجام دینے پر مجبور کروں جسے وہ نہیں چاہتے تھے ۔ لہذا میں نے اپنے ساتھیوں اور شیعوں کی ایک مختصر تعداد کی جان بچانے کے لئے صلح کی ۔ " [6]

۳- امام حسن علیہ السلام مسلمانوں کے خلیفہ کے مقام پر فائز تھے اور حضرت (ع) کی معاویہ سے جنگ اور

آپ (ع) کا معاویہ کی فوج کے ہاتھوں قتل کیا جانا ، مسلمانوں کی خلافت کی شکست کے مترادف تھا -استاد شہید مطہری (رح) کے بقول ، یہ وہ چیز تھی کہ حتیٰ کہ امام حسین علیہ السلام بھی اس طرح قتل ہو نے سے پر ہیز کر تے تھے کہ کوئی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانشینی کے عہدہ پر یا مسند خلافت پر قتل ہو جائے۔ [7] اسی لئے امام حسین علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں شہید ہو نا پسند نہیں فرمایا ، کیونکہ اس صورت میں مکہ کا تقدس اور احترام پامال ہو جاتا - لہذا اس قسم کے حالات میں کسی صورت میں جنگ کر نا مناسب نہیں تھا اور صلح ایک حکمت عملی تھی تاکہ مسلمانوں کی حالت کو بہتر بنایا جائے اور اسلامی حکومت کی بنیادوں کو مستحکم بنایا جائے -

اسی لئے ہمارا اعتقاد ہے کہ : اگر امام حسین علیہ السلام امام حسن علیہ السلام کی جگہ پر ہو تے ، تو وہ بھی یہی کام انجام دیتے -

اس سلسلہ میں ہماری دلیل یہ ہے کہ امام حسن علیہ السلام کی صلح کے بعد بعض افراد امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے کہ: "م صلح کو قبول نہیں کرتے ہیں کیا ہم آپ (ع) کی بیعت کریں؟"

حضرت امام حسین علیہ السلام نے جواب میں فرمایا : "نہیں جو کچھ میرے بھائی نے انجام دیا ہے میں اسی کا تابع ہوں۔" [8]

لیکن مندرجہ ذیل دلائل کی بنا پر امام حسین علیہ السلام کے زمانہ کے حالات امام حسن علیہ السلام کے حالات سے بالکل مختلف تھے:

۱- امام حسین علیہ السلام کے زمانہ کے حالات کا امام حسن علیہ السلام کے حالات سے ، سب سے پہلا فرق یہ تھا کہ یزید نے امام حسین علیہ السلام سے بیعت کا مطالبہ کیا تھا اور امام حسین علیہ السلام کی طرف سے اسلامی احکام اور ظواہر کو پیروں تلے روندنے والے یزید جیسے شخص کی بیعت کرنا ظلم وستم اور فسق و فجور کی تائید کرنا تھا اور یہ اسلام اور دینی تقدس کے نابود ہونے کے مترادف تھا - جبکہ معاویہ نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے بیعت کا مطالبہ نہیں کیا تھا اور صلح نامہ کی ایک شق معاویہ کی طرف سے امام حسن علیہ السلام سے بیعت کا مطالبہ نہ کرنا تھی۔

۲- وہی لوگ جو امام حسن علیہ السلام کے زمانہ میں معاویہ سے لڑنے کے لئے آمادہ نہیں تھے، [9] معاویہ کی بیس سالہ حکمرانی کے دوران بنی امیہ کے ظلم وستم سے تنگ آچکے تھے اور کوفہ امام حسین علیہ السلام کی طرف سے اسلامی حکومت تشکیل دینے کے لئے تقریباً آمادہ تھا اور امام حسین علیہ السلام کے لئے یہ ایک حجت تھی اور آپ (ع) کو اس سلسلہ میں اقدام کرنا چاہئے تھا۔ [10]

۳- امام حسین علیہ السلام کے قیام کا سب سے اہم عامل ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تھا۔

معاویہ نے اپنی حکومت کی بیس سالہ مدت کے دوران ، اسلام کے خلاف عمل کیا تھا ، ظلم وستم کیا تھا ، اسلامی احکام میں تبدیلی لائی تھی ، بیت المال میں لوٹ مچائی تھی ، لوگوں کا ناحق خون بہایا تھا اور صلح

نامہ کے مطالب ، قرآن مجید اور پیغمبر اکرم کی سنت کے خلاف عمل کر چکا تھا اور اس کے علاوہ اپنے بعد اپنے شراب خوار اور سگ پسند بیٹے ، یزید کو اپنے جانشین کے طور پر پیش کر چکا تھا - اس لئے امام حسین علیہ السلام نے ایک فریضہ شرعی کے عنوان سے قیام کیا تاکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔ جبکہ معاویہ کے زمانہ میں لوگوں کے لئے یہ حالت واضح نہیں ہوئی تھی اور شائد اسی لئے کہا جاتا ہے : " امام حسن علیہ السلام کی صلح امام حسین علیہ السلام کے قیام کا پیش خیمہ تھا۔ یعنی حضرت امام حسن علیہ السلام کے توسط سے صلح نامہ میں لائے گئے مطالب نے معاویہ کے لئے فریب کاری کے تمام راستے کسی حد تک بند کئے ، اگر چہ معاویہ نے بعد میں صلح نامہ کے مطالب کی پابندی نہیں کی، لیکن یہ چیز اس کے لئے اسلامی معاشرہ میں رسوائی کا سبب بنی اور امام حسین علیہ السلام کے لئے اس کے بیٹے کے خلاف قیام کر نے کا پیش خیمہ ہوئی - امام حسن علیہ السلام کے صلح نامہ کے بعض مطالب حسب ذیل تھے:

۱- معاویہ خدا کی کتاب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کر ے گا -

۲- اس کے بعد خلافت امام حسن علیہ السلام کو منتقل ہو گی اور کسی حادثہ کے رونما ہونے کی صورت میں حضرت امام حسین علیہ السلام کو منتقل ہو گی۔

۳- حضرت علی علیہ السلام کے خلاف منبروں سے اور نماز میں برا بھلا اور دشنام دینا ممنوع ہو گا۔

۴- کو فہ کے بیت المال میں - جو پچاس لاکھ درہم کی رقم ہے - سے چشم پوشی کی جائے گی۔

۵- حضرت علی علیہ السلام کے پیرو امن وامان میں ہوں گے -

اس صلح نامہ کے مطالب سے صاف ظاہر ہے کہ امام حسن علیہ السلام ، ہر گز ، معاویہ کی خلافت کو استحکام بخشنے کے حق میں نہیں تھے ، بلکہ صرف اسلام و مسلمین کی مصلحت اور زمان و مکان اور مسلمان معاشرہ کے حالات کے پیش نظر یہ کام انجام دینے پر مجبور ہوئے۔

اس لئے، امام حسن علیہ السلام کے زمانہ میں اسلامی معاشرہ پر حاوی حالات کے پیش نظر امام حسن علیہ السلام نے عہدہ خلافت پر فائز ہوتے ہوئے معاویہ کے ساتھ صلح کی ، کیونکہ حالات مختلف تھے ، اور آپس میں اختلاف رکھتے تھے ، لہذا امام حسن علیہ السلام کے زمانہ کے حالات کا تقاضا صلح اور امام حسین علیہ السلام کے حالات کا اقتضا قیام تھا۔

مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ، شہید مرتضیٰ مطہری کی کتاب " سیری در سیرہ ائمہ اطہار علیہم السلام " ص ۵۱- ۹۷ ملاحظہ ہو۔

[1] -رضوانی، علی اصغر، پاسخ بہ شبہات واقعہ عاشورا، ص ۳۵-

[2] - ایضا، ص ۳۱۹-

[3] - المجمع العالمی لاهل البیت (ع) اعلام الہدایہ ، امام حسین (ع) ، ص ۱۴۷-

[4] - کہا گیا ہے کہ : امام حسین علیہ السلام نے کئی کمانڈر معین کئے کہ معاویہ نے ان سب کو رشوت دے کر خرید لیا - رضوانی ، علی اصغر ، پاسخ بہ شبہات واقعہ عاشورا ، ص ۳۱۶-

[5] - امام علی علیہ السلام کے زمانہ میتین جنگوں: جنگ جمل، جنگ صفین، اور جنگ نہروان کا واقعہ ہو نا ، حضرت امام حسن علیہ السلام کے ساتھیوں میں جنگ کی نسبت بد دلی اور تھکاوٹ پیدا ہو نے کا سبب بن چکا تھا-

[6] - المجمع العالمی لاهل البیت (ع) اعلام الہدایہ ، امام حسین (ع) ، ص ۱۴۷-

[7] - مطہری ، مرتضی سیری در سیرہ ائمہ اطہار (ع) ، ص ۷۷-

[8] - مطہری ، مرتضی ، سیری در سیرہ ائمہ اطہار (ع) ، ص ۹۶-

[9] - امام حسن علیہ السلام نے اپنے آخری خطبہ میں جنگ کے بارے میں لوگوں کی رائے پوچھ لی - انہوں نے چاروں طرف سے فریاد بلند کی " کہ ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں" ، اس لئے آپ صلح نامہ پر دستخط کیجئے - رضوانی، علی اصغر ، پاسخ بہ شبہات واقعہ عاشورا ، ص ۳۱۶-

[10] - مطہری ، مرتضی ، سیری در سیرہ ائمہ اطہار (ع) ، ص ۸۱-